

نکائے خلافت

www.tanzeem.org

13

تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام



مسلسل اشاعت کا
31 وال سال

25 شعبان تا 2 رمضان المبارک 1443ھ / 29 مارچ تا 14 پریل 2022ء

روزہ اور تقویٰ

الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو جائے۔" (ابقرہ: 183) گویا روزے کی مصلحت اور مدعا تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے معنی اور مفہوم کو جان لینے سے یہ مصلحت اور حکم بڑی آسانی سے سمجھ میں آجائے گا۔ "تقویٰ" کے معنی ہیں "بچنا"۔ قرآن مجید نے اس میں اصطلاحی مفہوم پیدا کیے، یعنی اللہ کے احکام کو توڑنے سے بچنا، حرام سے بچنا، معصیت سے بچنا، یہ تقویٰ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے نفس کے بہت سے تقاضے ہیں مثلاً پیٹ کھانے کو مانگتا ہے۔ فرض کیجیے کہ کوئی حلال چیز کھانے کو نہیں ہے تو ایسے میں اگر کوئی مسلمان اس بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو جائے تو حرام میں منہ مار دیتے گا۔ لہذا اس میں یہ عادت ڈالی جائے تاکہ آخری حد تک بھوک پر قابو پانے میں کامیاب رہے۔ اسی طرح پیاس کو کنٹرول میں لائے، شہوت کو کنٹرول میں رکھے۔ ساتھ ہی اسے نفس کی اُن خواہشات پر قابو پانے کی مشق حاصل ہو جو دین کے منافی ہوں۔ لہذا اطلاع فخر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور تعلق زن و شو سے کنارہ کش ہونے کی جوشش کرائی جاتی ہے اس کا مقصد ہے ضبط نفس تاکہ ایک بندہ مومن کو اپنے نفس کے منہ زور گھوڑے کے تقاضوں پر قابو پانے اور کنٹرول میں رکھنے کی مشق ہو جائے اور عادت پیدا ہو جائے..... اب سوچیے کہ اگر آپ پورے تیس دن ایک مقررہ وقت سے لے کر دوسرے مقررہ وقت تک اللہ کی حلال کردہ چیزیں اس لیے استعمال نہیں کر رہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہیں دی، تو اس سے آپ کے اندر ایک مضبوط قوت ارادی کے ساتھ یہ استطاعت اور استعداد پیدا ہوئی چاہیے کہ بقیہ گیارہ مہینوں میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں اور منکرات سے بچ سکیں اور تقویٰ کی روشن پر مستقیم رہیں۔ لہذا پورے رمضان کے روزے دراصل تقویٰ کی مشق ہے۔ صوم کی فرضیت کے ساتھ "لغنکم شفرون" ایک چھوٹا سا فقرہ ہے، لیکن غور و تدبیر کیا جائے تو یہ دونوں جملہ بڑا ہی پیارا، نہایت عجیب اور بڑی جامعیت کا حامل ہے۔ اس کے اندر روزے کی ساری ظاہری و باطنی اور انفرادی و اجتماعی فضیلتیں آگئیں۔ اور یہ بات روز روشن کی طرح مبرہن ہو گئی کہ روزے کا مقصود حصول تقویٰ ہے۔

عظمت صائم و قیام رمضان
ڈاکٹر اسرار احمد

اس شمارے میں

بھارت کا میزائل حملہ: اتفاق یا کچھ اور؟

تین گروہوں کا انجام

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل⁽²⁰⁾
پاکستان کا معاشرہ

روزہ کے احکام

رمضان المبارک کا استقبال اور....

رمضان: کراپنی رات کو....



[آیات: 69، 70]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

۲۹۔ یَضْعُفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَاجَانًا ۚ ۳۰۔ إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمْنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سِيَّا تِہمْ حَسَنَتٍ طَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُورًا أَرَحِيمًا ۚ

آیت: ۲۹ «یَضْعُفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَاجَانًا ۚ» ”قیامت کے دن اس کا عذاب دو گنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں رہے گا ہمیشہ ہمیشہ ذلیل ہو کر۔“

یہ آیت اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس سے قیامت کے دن سے پہلے کا عذاب ثابت ہوتا ہے، یعنی جو عذاب اس شخص کو اس سے پہلے دیا جا رہا ہو گا قیامت کے دن اس عذاب کو دو گنا کر دیا جائے گا۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جہنم کے باعیچوں میں سے ایک باعیچہ ہے۔ اور یہ کہ قبر میں یا تو جہنم کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جہاں سے محنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے، یا پھر دوزخ کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے آگ کی لپٹ اور لو آتی ہے۔

آیت: ۳۰ «إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمْنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا» ”سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے“ گویا جو شخص اس طرح کے کبیرہ گناہوں میں ملوث ہوتا ہے اگرچہ قانون اس کا شمار کافروں میں نہیں ہوتا مگر حقیقی ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ اس لیے یہاں توبہ کے بعد ایمان کی شرط بھی رکھی گئی ہے۔ چنانچہ ایسے شخص کی توبہ دراصل از سرِ نو ایمان لانے کے متادف ہے۔ بہر حال اگر اس نے موت کے آثار نظر آنے سے پہلے پہلے (ما لم يغُرَ عَزَّزْ) توبہ کر لی تو اس کو عذاب سے استثناء مل سکتا ہے۔

«فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سِيَّا تِہمْ حَسَنَتٍ طَ» ”تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔“

اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ نامہ اعمال میں جو برائیوں کا اندرجہ تھا وہ صاف کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ نیکیوں کا اندرجہ ہو جائے گا۔ اور دوسرا یہ کہ توبہ کرنے سے انسان کے دامن اخلاق کے دھبے دھل جاتے ہیں اور اس کا دامن صاف شفاف ہو جاتا ہے۔

«وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُورًا أَرَحِيمًا ۚ» ”اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

رس حديث

روزہ چھوڑنے کا نقصان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرِضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ لُكْلِهِ وَإِنْ صَامَهُ)) (جامع ترمذ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھنے کو جو چیز فوت ہو گئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔“

تشریح: حدیث کا مدعایاً اور مطلب یہ ہے کہ شرعی عذر اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ دانستہ چھوڑنے سے رمضان مبارک کی خاص برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی خاص اخلاص رحمتوں سے جو محرومی ہوتی ہے، عمر بھر نفل روزے رکھنے سے بھی اس محرومی اور خسران کی تلافی نہیں ہو سکتی، اگرچہ ایک روزے کی قانونی قضا ایک ہی دن کا روزہ ہے، لیکن اس سے وہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو روزہ چھوڑنے سے کھو گیا..... پس جو لوگ بے پرواہی کے ساتھ رمضان کے روزے چھوڑتے ہیں وہ سوچیں کہ اپنے آپ کو وہ کتنا نقصان پہنچاتے ہیں۔

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (قسط: 20)

پاکستان کا معاشرہ

خلق کائنات خود یا اُس کی مخلوق میں سے کوئی جب لفظ انسان استعمال کرتا ہے تو اُس کی مراد مرد اور عورت دونوں ہوتے ہیں۔ البتہ ترجیح اور فضیلت مرد کو حاصل ہے ترجیح یوں کہ مرد کو پہلے پیدا کیا گیا اور فضیلت یوں کہ اللہ نے آدم غلیظ اللہ میں اپنی روح پھونکنے کے بعد فرشتوں کو آدم غلیظ اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اُس وقت تک ظاہری اور جسمانی طور پر عورت کا کوئی وجود نہیں تھا۔ یہ ترجیح اور فضیلت ظاہر کرنے کے فوری بعد عورت کو بھی آگے لایا گیا۔ شجرِ منوعہ کا پھل کھانے کی خطہ پر انہیں دنیا میں اتار دیا گیا۔ جہاں آدم غلیظ اللہ اور حوتا غلیظ اللہ کے ملاب سے انسانیت کا آغاز ہوا۔ گویا حضرت آدم غلیظ اللہ اگر انسانوں کے باپ ہیں تو حوتا غلیظ اللہ انسانوں کی ماں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مقدس جوڑا انتہائی قدر و منزلت کا متقدامی ہے۔ لیکن گزرے و قتوں میں جب انبیاء اور رسول ﷺ کی تعلیمات کو سخ کیا گیا تو مردوں نے عورت کو انتہائی ڈی گرید کیا، یعنی اُسے اُس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اونچے مقام سے گرادیا۔ یہ اُس وقت کی موجود دنیا میں ہر جگہ ہوا۔ بچی کی پیدائش پر باپ اپنے ماحول اور معاشرے سے یوں منہ چھپاتا پھرتا تھا جیسے اُس سے گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہو گیا ہے۔ جزیرہ نما عرب میں دور جہالت میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے جیسے انتہائی ظالمانہ فعل کی نوبت بھی آجاتی اور مغرب میں چند صد یاں پہلے تک عورت نفرت کا استعارہ تھی۔ انگریزی زبان کے لفظ Woman سے مراد یہ لیا جاتا تھا کہ عورت man کی یعنی غلام ہے۔ 1500 سال پہلے تک دنیا میں عورت کی حالت یہ تھی کہ وہ مرد کے پاؤں کی جوئی تھی اور ظلم و ستم کا شکار ہتھی یا زیادہ سے زیادہ اُسے اس لیے برداشت کر لیا جاتا تھا کہ وہ مرد کی ضرورت تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی دنیا پر رحمت خصوصی نازل ہوئی اور اُس نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ کو آخری اور حتمی کتاب دے کر دنیا میں بھیجا اور اسے دین اسلام کا نام دیا جس کا کچھ ورثہ عدل ہے۔ اس دین نے انقلاب برپا کر دیا۔ انسانوں کی انفرادی زندگی میں ہمالائی تبدیلی آگئی اور اجتماعی زندگی کے تینوں گوشوں میں ایسا نظام کا فرمایا کہ آغاز میں جزیرہ نما عرب اور بعد ازاں معلوم دنیا کا بہت بڑا حصہ جنت نظیر بن گیا۔ اہم ترین اور کلیدی تبدیلی معاشرتی نظام میں آئی۔ گھر بیو زندگی میں ایک طرف مرد کو قوام قرار دیا۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں یہ مرد کی قانونی حیثیت ہے اس لیے کہ گھر ایک یونٹ ہے، ایک ادارہ ہے اور ہر ادارے کا ایک ہی سربراہ ہو سکتا ہے۔ کوئی ادارہ نہ بغیر سربراہ کے چل سکتا ہے اور نہ ہی ایک سے زائد سربراہوں کا متholm ہو سکتا ہے و گرنہ ادارہ انتشار اور ٹلوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف عورت کو اخلاقی سطح پر ایسا اعلیٰ اور ارفع مقام دیا کہ مرد کو بھی سر اٹھا کر دیکھنا پڑتا ہے۔ عورت کو نبی یا رسول نہیں بنایا لیکن آدم غلیظ اللہ کے سوا ہر نبی اور رسول کو عورت نے ہی جنم دیا۔ عزت، خدمت اور احترام کے حوالے سے ماں کا درجہ باپ پر تین گناہ زیادہ بتایا گیا۔ پھر یہ کہ وراثت میں اگر مرد کا حصہ عورت کے حصہ سے دگنا ہے تو عورت اپنے مرد باپ کی وراثت میں بھی حصہ دار ہے اور شوہر کی وراثت

نذرِ خلافت

تناخلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
الگھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب وجہ

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظم خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

25 شعبان تا 2 رمضان 1443ھ جلد ۱۲
۲۹ مارچ تا ۱۴ اپریل 2022ء شمارہ ۱۳

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مراد

نگران طباعت: شیخ حیم الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزوی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملکان روڈ چونک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے مائل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون: 35869501-03، فیکس: 35834000

publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ ۲۰ روپے

سالانہ زیر تعاون

اندرونی ملک 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، امریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

"مکتبہ مرکزوی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

میں بھی حصہ دار ہے۔ قصہ کوتاہ مرد اور عورت کے مابین ہر حال میں جو عدل اور توازن دین اسلام میں ہے وہ بے نظیر اور لا جواب ہے۔ اس سے ایک اچھے آگے یا پیچھے ہونا ظلم ہے، انتشار ہے اور معاشرے کی تباہی و بر بادی کا باعث ہے۔ مغرب کو جب دنیا میں بالادستی حاصل ہوئی تو اُس نے اس فطری اور عادلانہ نظام میں مداخلت کی جو مغرب کی سنگین غلطی تھی ایسی سنگین غلطی کہ سائنس اور شیکناوجی میں حیرت انگیز ترقی اور فرد کی انفرادی زندگی میں آسانش اور سہولتوں کی فراوانی کے باوجود انسانی زندگی عذاب بن چکی ہے۔ Sleeping Pills کے بغیر سویا نہیں جاتا۔ ناکام شادیوں اور طلاقوں کی شرح اس قدر بڑھ چکی ہے کہ مغرب میں لوگ اب شادی کرنے سے انکاری ہیں۔ امریکہ کے سابق صدر کہتے تھے کہ آنے والے وقت میں امریکہ بغیر شادی کے پیدا ہونے والے افراد کا ملک ہوگا۔ مادی دولت سے بھری ہوئی اس دنیا میں خود کشیاں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ شمار کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ مغرب عورت کو پر سکون گھر سے کھینچ کر بازار میں لے آیا ہے۔ مغرب نے عورت سے بہت بڑا دھوکہ کیا ہے۔ اُسے حقوق اور مساوی درجہ دینے کا فریب دے کر روزگار کمانے کی ذمہ داری اُس پر بھی ڈال دی ہے۔ نسوںی حسن کو اپنے کاروبار کی بڑھوڑی کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا گیا۔ عورت کو اپنی پروڈکٹ پر کشش بنانے کے لیے استعمال کیا اور دعویٰ یہ کیا کہ اس سے عورت کی ذاتی دولت اور وسائل میں اضافہ ہو گا جس سے اُس کی عزت اور احترام میں اضافہ ہو گا۔

بدقتی سے ایکسویں صدی کے آغاز میں پاکستان پر ایک فوجی طالع آزم جبراً مسلط ہو گیا۔ اس ناجائزہ حکمران کو مغرب خاص طور پر امریکہ کی سیاسی حمایت درکار تھی۔ پھر یہ کہ وہ خود ہنی طور پر ایک عیاش بلکہ اوباش انسان تھا۔ اُس کے بہت سے سکینڈز بعد ازاں سامنے آئے۔ اُس نے انٹرنشنل میڈیا کو ایک انٹر ویڈو نوں ہاتھوں میں کتے کے پلے لے کر دیا۔ درحقیقت وہ مغرب کو اپنی روشن خیالی کا پیغام دے رہا تھا تاکہ اُس کی حکومت کو مستخلص کرنے میں مغرب اپنا روں ادا کرے۔ مشرف کے سیاہ دور میں بدنام زمانہ تحفظ نسوان بل جو کہ درحقیقت سیکولر اور لبرل دنیا کو خوش کرنے، ہمارے ملک کے مذہب بے زار طبقہ کی خواہشات کو پایا تکمیل تک پہنچانے اور پاکستان میں مغربیت کو فروغ دینے کی ایک مذموم کوشش تھی۔ یہ بل 15 نومبر 2006ء کو پارلیمان سے منظور کیا گیا جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء نے پُر زور مذمت کرتے ہوئے اسے خلاف شریعت قرار دیا۔ تحفظ نسوان کے نام نہاد بل پر علماء و محققین اسلام کی بیش بہا قیمتی تحریریں صفحہ قرطاس پر منتقل ہو چکی ہیں، جن سے قارئین استفادہ کر سکتے ہیں، تاکہ صحیح ادراک ہو سکے کہ مشرف کی سرپرستی میں اُس دور کے ابن الوقت سیاسی اتحادی، جن میں سے اکثریت آج بھی سیاسی میدان میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں، انہوں نے پاکستان کے اسلامی معاشرتی نظام و طرزِ بودباش اور

قارئین کرام داخلی مسائل کے حوالے سے اجتماعی زندگی کے تینوں گوشوں پر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ آئندہ پاکستان کے خارجی مسائل کے حوالے سے بات کا آغاز کریں گے۔ ان شاء اللہ! (جاری ہے)

تین گروہوں کا انعام

(سورۃ الواقعہ کی آیات 83 تا 96 کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے خطاب جمعہ کی تلخیص

چاہے تو وہ شکرگزار بن کر رہے چاہے ناشکر اہو کر۔“
جتنا اختیار دیا گیا وہ صرف آزمائے کے لیے ہے
اس سے بڑھ کر انسان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ کیا
انسان کا اپنے وجود پر مکمل اختیار ہے؟ یہ آنکھ اللہ نے
دیکھنے کے لیے بنائی ہے انسان اس سے سن کر دکھائے،
جب سفید بال آتے ہیں تو آدمی محسوس کرتا ہے کہ بوڑھا ہو
گیا ہوں لیکن کیا کوئی بوڑھے ہونے کے اس عمل کو آج
تک روک پایا ہے؟ اپنی جگہ انسان کے کتنے دھوے اور
کتنے خواب ہوتے ہیں لیکن اللہ کی قدرت کے سامنے
بے بس ہوتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ انسان کو اُس کی اوقات
یاد لارہا ہے کہ تم اپنے پیاروں کو مرنے سے نہیں روک
سکتے، بس بے بس سے روٹے اور دیکھتے رہ جاتے ہو۔

قرآن مجید میں سورۃ المؤمن آیت 68 میں آتا ہے:
﴿هُوَ الَّذِي يُحْكِي وَيُعْلِمُ يُحْكِي وَهُوَ ہے جو زندہ رکھتا
ہے اور موت وار دکرتا ہے۔﴾

اس سے سبق حاصل کرو کہ جب تم نہ تھے تو اللہ
نے تمہیں پیدا کیا، وہ دوبارہ بھی تمہیں پیدا کرنے پر قادر
ہے لہذا اُس اللہ پر ایمان لے آؤ، اسی میں تمہاری بہتری
ہے۔ جب وقت مہلت ختم ہو جائے گا اُس وقت تم ایمان
لانا بھی چاہو گے تو وہ تمہارے کام نہیں آئے گا۔ فرعون
کے بھی بڑے دعوے تھے، یہاں تک کہ خدا کی کادعونی کر
رکھا تھا، محلات، باغات، سلطنت، ریاست سب کچھ تھا اور
سمجھتا تھا کہ میں جو چاہوں کروں، مجھے کوئی روک نہیں
سکتا۔ لیکن جب وقت آیا تو اُسے ٹال نہیں سکا اور آخر
بے بس ہو کر ایمان لے آیا لیکن اس وقت کا ایمان لانا
اُس کے کسی کام نہ آیا۔ فرمایا:

قریب تر ہوتے ہیں لیکن تم دیکھنے میں پاتے۔“

یہ خاص نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے جب
روح نکالے جانے کا مرحلہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سختی
سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ یہ اس موقع کا خاص
بیان اللہ نے فرمایا کہ ہم مرنے والے کے تم سے زیادہ
قریب ہوتے ہیں۔ عموم کے اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی
معاملہ ہے۔ سورۃ قم میں ارشاد ہوتا ہے:
﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾^(۱۶) اور
ہم تو اُس سے اُس کی رُگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔
یعنی جتنا ہم اپنے آپ سے قریب ہیں ہمارا رب
اس سے زیادہ قریب ہے۔ آگے فرمایا:

مرقب: ابوابراهیم

﴿فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ﴾^(۱۷) ترجمہ
إنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ^(۱۸) ”تو اگر تم کسی کے اختیار
میں نہیں ہو تو اس (جاں) کو لوٹا کیوں نہیں لیتے اگر تم
چچے ہو؟“

تم سمجھتے ہو کہ اپنے آپ پیدا ہو گئے ہو اور خود ہی
مرجاو گے اور معاملہ ختم۔ یعنی تم پر کسی کوئی اختیار نہیں۔ تم
سمجھتے ہو تم جو چاہو سو کر سکتے ہو تو پھر تم اپنے پیاروں کی
موت میں حائل ہو کر دکھاؤ۔ ایک لمحہ کی بھی تاخیر کر کے دکھا
دو۔ جیسے تم اپنے پیاروں کی موت کو نہیں روک سکتے اسی
طرح تم اپنی موت کو بھی نہیں روک سکتے۔ جب تک تمہیں
مہلت تھی تمہیں عمل کے میدان میں اختیار دیا گیا تھا کہ تم
انسان کی بے بس۔ آگے فرمایا:

﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا
تُبَصِّرُونَ﴾^(۱۹) ”اور ہم تمہارے مقابلے میں اس سے

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید کے سلسہ وار مطالعہ کے ضمن میں
سورۃ الواقعہ کی آخری آیات ہمارے زیر مطالعہ ہیں۔ ان
آیات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ موت کا ذکر فرمائلوگوں کو ان
کی بے بسی بتا رہا ہے۔ یعنی تمہارا یہ خیال ہے کہ تم پیدا ہو
گئے، پھر تم مر جاؤ گے اور تم سے کوئی حساب کتاب نہیں ہو
گا۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ کوئی زندگی نہیں۔
تمہاری یہ خام خیالی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان
تین گروہوں کے الگ الگ انعام کا ذکر فرمایا ہے جن کا
بیان اس سورت کی ابتداء میں آیا تھا یعنی مقررین، داعیین
ہاتھ دالے اور بائیکیں ہاتھ دالے۔ ارشاد ہوا:

﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ﴾^(۲۰) ”تو کیوں نہیں،
جب جان حلق میں آ (کر پھنس) جاتی ہے۔“

﴿وَأَنْتُمْ حِينَئِدِ تَنْظُرُونَ﴾^(۲۱) ”اور تم اُس وقت
دیکھ رہے ہو تے ہو۔“

تمہاری نگاہوں کے سامنے تمہارا کوئی اپنا ہی
قریبی یا کوئی پیارا دم توڑ رہا ہوتا ہے اور تم بے بس کی حالت
میں اس کو دیکھ رہے ہو تے ہو لیکن کر کچھ نہیں سکتے، اُس کی
سانسیں ختم ہو رہی ہوتی ہیں لیکن تم سانسیں ختم ہونے سے
روک نہیں پاتے۔ ڈاکٹر ز جواب دے جاتے ہیں، کتنا ہی
پیسہ خرچ کر لیں، کتنا ہی علم اور ٹیکنالوجی ہمارے پاس
کیوں نہ ہو لیکن ہم اپنے پیاروں کو مرنے سے بچانہیں
سکتے۔ جانے والا اپنے وقت پر جا کر رہے گا۔ یہ ہے
انسان کی بے بس۔ آگے فرمایا:

﴿إِنَّمَا شَاكِرًا وَإِنَّمَا كَفُورًا﴾^(۲۲) (الدھر) ”اب
رب کی شکرگزاری کرتے ہو یا ناشکری کرتے ہو:

”یہاں تک کہ جب پالیا اسے غرق نے (تو) کہنے لگا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (اُس کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (فرمایا) کیا ب (تو ایمان لا رہا ہے)؟ حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔“ (ین: 90، 91)

اس عالم کا پردہ ہٹتے ہی سب کچھ نظر آ جاتا ہے، لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ہم تو مسلمان ہیں، ایمان والے ہیں لیکن گناہ کار ہیں اس لیے توبہ کی مہلت موت سے پہلے پہلے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندے کی سانس انکھرنے تک اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں“۔ موت سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اللہ ہم سب کو سچی کپی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا بھی وقت آنا ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم نے آخرت کی تیاری کی ہے؟ کیا ہم موت کے لیے تیار ہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ يُؤْخِرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا طَ﴾
(المنافقون: 11) ”اور اللہ ہرگز مہلت نہیں دے گا کسی جان کو جب اُس کا وقت معین آپنچھے گا۔“

روزانہ جنازوں میں ہم شریک ہوتے ہیں، پھر اپنے ہاتھوں سے اپنے قربی رشتہ داروں، عزیزوں کو دفاتے ہیں جن میں بچے بھی ہوتے ہیں، بڑے بھی ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی موت کا وقت معین ہے وہ کسی وقت بھی آسکتی ہے۔ اس کے لیے عمر یا مرتبے کی قید نہیں ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ ابھی بیس، تیس، چالیس برس باقی ہیں۔ مومن تو ہر آن موت کے لیے تیار رہتا ہے۔ ہم بھی ذرا اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم موت کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہمارے معاملات سیٹ ہیں؟ اللہ کے ساتھ معاملات، بندوں کے ساتھ معاملات، حقوق اللہ، حقوق العباد، دینی ذمہ داریاں، مالی معاملات، ان سارے پہلوؤں کے اعتبار سے ہمارے معاملات ٹھیک ہیں؟ سورۃ القیامہ میں فرمایا:

﴿كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِ ۚ ۖ وَقِيلَ مَنْ سَكَنَ رَاقِ ۖ ۗ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۚ ۷۸ وَالْتَّفَتَ السَّاقُ ۖ بِالسَّاقِ ۷۹ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ نِّ الْمَسَاقِ ۸۰﴾

”ہرگز نہیں! جب کہ جان آ کر پھنس جاتی ہے ہنسلوں میں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ اب جدائی کی گھڑی آن پنچی ہے۔ اور پہنڈی پہنڈی سے لپٹ جاتی ہے۔ اُس دن تو تیرے

رب ہی کی طرف دھکیلے جانا ہے۔“
عربی اسلوب میں یہ الفاظ انتہائی شدید مرحلے کے لیے بولے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ، أَنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ، أَنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ)) ”اللہ کے سو اکوئی معبود نہیں، یقیناً موت کی سختی ہے۔ یقیناً موت کی سختی ہے۔ یقیناً موت کی سختی ہے۔“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ انِّي اعُوذُ بِكَ مِنْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ)) ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں موت کی سختیوں سے۔“
یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے تو ہمارا معاملہ کیا ہے؟۔ یہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے جس پر سب سے زیادہ غور و فکر ہونا چاہیے۔ رب سے ملاقات میں رکاوٹ صرف موت ہی تو ہے۔ موت آتے ہی پرده ہٹ جائے

پریس ریلیز 25 مارچ 2022ء

اوآئی سی گفت و شنید سے آگے بڑھ کر عملی اقدام کرے

شجاع الدین شیخ

اوآئی سی گفت و شنید سے آگے بڑھ کر عملی اقدام کرے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے اسلام آباد میں منعقدہ دو روزہ اوآئی سی وزراء خارجہ اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اوآئی سی کو قائم ہوئے 53 سال گزر چکے لیکن 57 اسلامی ممالک کی اس تنظیم کی طرف سے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لیے عمل اقدامات نہ ہونے کے برابر ہیں اور تمام تر توجہ محض زبانی جمع خرچ پر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوس ناک اور شرم ناک بات ہے کہ پونے دوارب مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی یہ تنظیم فلسطین اور کشمیر کے حوالے سے مکمل طور پر ناکام رہی ہے اور وہاں کے مسلمان، یہودیوں اور ہندوؤں کے ظلم و ستم کا مسلسل نشانہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاغوتی قوتوں کے خلاف بیس سالہ جدوجہد کے بعد افغان طالبان امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کو شکست فاش دے کر جب افغانستان میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ضرورت اس امر کی تھی کہ اوآئی سی کے تمام رکن ممالک ان کی حکومت کو فوراً تسليم کر لیتے۔ انہوں نے کہا کہ چینی وزیر خارجہ کی اوآئی سی کے حالیہ اجلاس میں شرکت اور یہ بیان کہ چین مسلمان ممالک سے تعلقات بڑھانے کا خواہش مند ہے یقیناً ایک خوش آئند بات ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے اوآئی سی کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں اپنے خطاب میں درست کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان ممالک مل کر اپنا علیحدہ بلاک بنائیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلمان ممالک متحد ہوں، اپنے فروعی اختلافات ختم کریں اور جسد واحد کی صورت اختیار کر لیں اور سب مل کر طاغوتی قوتوں کے خلاف سیسیہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تاکہ ان اسلام دشمن قوتوں کے مذموم عزم کو خاک میں ملا جائے سکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

رب کے نام کی جو بہت بلند و بالا ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اپنے سجدوں میں جاری کرو۔ اسی لیے سجدے میں ہم یہ دعا پڑھتے ہیں:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى))

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا ایمان لانے، توبہ استغفار کرنے اور موت کے آنے سے پہلے پہلے آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ﴿✿✿✿﴾

بُقِيهٗ: زمانہ گواہ

کے کسی بڑے حملے سے بچنا چاہتا ہے لیکن پھر بھی اس کے اس رویے سے بڑا دکھ ہوا ہے۔ اس سے پہلے اس نے ہمارے بدترین دشمن بھارت کو اسلحہ بیچا ہے جس پر بھارت نے پاکستان کو کافی باتیں سنائی تھیں۔ ظاہر ہے وہ اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال ہو گا۔ میری نظر میں اسلام کے حوالے سے ترکی پیچھے ہٹ گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اللہ کی نظر کرم پاکستان اور افغانستان کی طرف آئے اور یہاں سے اسلام کی صدا اٹھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم بہت گناہوں میں ملوث ہوئے ہیں، ہم نے اللہ کی رسی کو نہیں تھاما اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنایا۔ لیکن ایک ہوتا ہے منکر اور ایک ہوتا ہے گناہگار، عاجز۔ ہم گناہ گار ہیں منکر نہیں ہیں۔ یہ ہماری کوتاہی ہے۔ ایسا بندہ یا ایسی قوم جو کوتاہی کرتی ہو اس کے راہ راست پر آنے کے امکانات رہتے ہیں۔ ان شاء اللہ ایک وقت ضرور آئے گا کہ پاکستان اسلام کے حوالے سے کوئی ثابت کردار ادا کرے گا اور مستقبل میں پاکستان اور افغانستان مل کر امت مسلمہ کی امامت کریں گے۔ ان شاء اللہ!

قارئین پروگرام "زمانہ گواہ" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی اور عظمتِ انسان سے واقفیت کر لیے

بُقِيهٗ تنظیمِ اسلامی داکٹر راحمد

کے دو کتاب پچ۔۔۔ خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

حدیث قدسی فَإِنَّهُ لِنِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ کی روشنی میں

② عظمتِ صیام و قیامِ رمضان مبارک

قیمت: - 100 روپے

① عظمتِ صوم

قیمت: - 30 روپے

ہیں، جاگتے ہیں تو کچھ نہیں کرتے جب تک کہ اس کونہ دیکھ لیں۔ ذرا اپنے دل سے پوچھئے ایک فیصلہ بھی اس میں ان اصل حقائق کا بیان ہے جو ہمارے اصل مسائل اوپر بیان ہوئے ہیں؟

دنیا میں رہنا وقت معین تک ہے، لیکن ہم یہاں سے جانے کے لیے یہاں آئے ہیں، یہاں رہنے کے لیے نہیں۔

﴿قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ زَجْعُونَ﴾ (ابقرۃ: 156) "تو وہ کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ جانا ہے۔"

اللہ کی قسم! یہ عقیدہ، یہ یقین اتنی بڑی شے ہے کہ بندے کو سیدھا کر دے۔ ہم سب کو موت آئی ہے، رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ کل ہم سب کا حساب ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی موت کا یقین دے، ہمارے عوام کو بھی یقین عطا فرمائے، اور ہمارے حکمرانوں کو بھی موت کا یقین عطا فرمائے۔ آج ہمارے معاشرے کے تمام بگاڑ کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم یہ بھول گئے ہیں کہ کل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو جواب دینا ہے۔

اس کے بعد نتاں گچ کا بیان ہے۔ اس سورت کے شروع میں تین گروہوں کا ذکر آیا تھا یعنی مقریبین، اصحاب یکمین (دائیں ہاتھ والے) اور اصحاب الشماں (باکیں ہاتھ والے)۔ ان تینوں گروہوں کا آخرت میں کیا انجام ہو گا اس کے حوالے سے اب بیان آرہا ہے۔ ارشاد ہوا:

﴿فَآمَّا إِنَّ كَانَ مِنَ الْمُقْرَبِينَ ۖ﴾ "پھر اگر وہ مقریبین میں سے تھا۔"

﴿فَرَوُحٌ وَرَيمٌ لَا وَجَنَّتُ نَعِيمٍ﴾ (۷۶) "تو اس کے لیے راحت اور سرور اور نعمتوں والی جنت ہے۔"

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں۔

﴿وَآمَّا إِنَّ كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ﴾ "اور اگر وہ اصحاب الیمین میں سے تھا۔"

﴿فَسَلَمُ لَكَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ﴾ (۹۱) "تو سلامتی پہنچ آپ کو اصحاب الیمین کی طرف سے۔"

اہل جنت کے ان دو گروہوں کے بعد اہل جہنم کا ذکر آئے گا۔ فرمایا:

﴿وَآمَّا إِنَّ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۖ﴾ (۹۲) "اور اگر وہ تھا جہنم کا ذکر آئے گا۔ فرمایا:

﴿وَآمَّا إِنَّ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۖ﴾ (۹۲)

"اور اگر وہ تھا جہنم کا ذکر آئے گا۔ فرمایا:

گزشتہ نشت میں ہم نے جانا تھا کہ ایک زبان سے انکار کرنا ہے اور ایک انکار کرنا عمل کے لحاظ سے ہے۔ زبان سے تو کفار جہلایا کرتے ہیں، عمل کے لحاظ سے کون

بھارت میں اس پیشہ میں رک کر بھی پیش نہیں کرے گا، اس کا جو طلاق ہے کہ پاکستان کو لپیٹ دیا گی۔ عسکری اور اونیجی تحریک کو بڑھانا ہو گا ایوب بیگ مرزا

پاکستان کو موقع سے فائدہ اٹھا کر بھارت کے خلاف عالمی رائے عامہ ہموار کرنی چاہیے کہ بھارت ایک غیر ذمہ دار ملک ہے، اس کا میزائل پروگرام، نیوکلیئر پروگرام اور یورینیم غیر محفوظ ہاتھوں میں ہے جو کہ پوری دنیا کے لیے خطرے کی علامت ہے: رضاۓ الحق

بھارت کا پاکستان پر سپرسانک میزائل حملہ ایک اتفاق یا کچھا؟ کے موضوع پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: دیمک احمد

کہ شاید ہم اس کو گرانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ ہمیں بھارت کو ایک سانپ کی طرح سمجھنا چاہیے تاکہ جب بھی وہ ڈنگ مارنے کی کوشش کرے تو اس کا سر کچلنا چاہیے۔ ہمیں اپنے دفاعی نظام کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس منحوس اور بے اصول دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔

سوال: یہ سپرسانک میزائل پاکستان کی طرف آیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آواز کی رفتار سے بھی زیادہ تیز تھا۔ کیا پاکستان کے پاس اس طرح کے میزائل کو intercept کرنے یا گرانے کی صلاحیت ہے؟

ردِ ضاء الحق: بھارت کا کہنا ہے کہ ہم ریگومنٹس کر رہے تھے اور غلطی سے چل گیا۔ حالانکہ جیسا کہا جا رہا ہے کہ یہ بھارت کا براہمیں میزائل تھا جس کی ریخ 370 میل ہے اور یہ بھارت نے روں کی مدد سے بنایا ہے۔ اس کے اندر پہلے سے نار گنگ ستم فیڈ کیا ہوتا ہے اور یہ غلطی سے چل نہیں سکتا۔ اگر غلطی سے چل گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بھارت کا کمانڈ اینڈ کنٹرول ستم نا اہل ترین ہے۔ میزائل کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جن میں شامل ہے۔ میزائل کے طبقہ میزائل 1959ء کو عید الفطر کے دن پاکستان کے 10 اپریل 1971ء کا سانحہ کیوں پیش آتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1971ء میں ہماری عسکری و سیاسی قیادت کی غلطیاں تھیں لیکن بھارت نے کس طرح اس معاہلے کو اٹھایا اور کس طرح اس نے پاکستان کو دوخت کیا۔ بھارت کو جو اصل مسئلہ ہر وقت درپیش رہتا ہے وہ پاکستان کا قائم رہنا ہے۔ یہ تو اللہ کا فضل اور کرم ہوا کہ پاکستان ایک ایسی ملک بن گیا جس کی وجہ سے بھارت کے مکروہ عزم میں رکاوٹ کھڑی ہو گئی۔ ہمارے ہاں اس طرح کے لوگ بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ پاکستان کو ایسی صلاحیت نہیں حاصل کرنی چاہیے تھی۔ یہ امن کی خلاف ورزی ہے۔ میں اپنی رفتار میں آواز کی رفتار سے تقریباً 10 گناہ زیادہ تک

تھی ان کے ساتھ کیا ہوا؟ یو کرائن کے ساتھ کیا ہوا؟ لہذا امن کے لیے ضروری ہے کہ آپ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار رہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اگر پاکستان کے پاس ایسی صلاحیت نہ ہوتی تو بھارت پاکستان کے ساتھ کیا سلوک کرتا؟ دوسری بات کہ انہوں نے ہمارے دفاعی نظام کو چیک کیا، یقیناً ایسا ہو گا۔ لیکن ہماری طرف سے دندان شکن جواب دیا جانا چاہیے تھا جس طرح 2019ء

مرقب: محمد رفیق چودھری

سوال: بھارت نے پاکستان پر سپرسانک حملہ کیا ہے کیا یہ ایسی ملک بھارت کی محض غلطی تھی یا پاکستان کے دفاعی نظام کو چیک کرنے کے لیے اس نے یہ حرکت کی؟ **ایوب بیگ مرزا:** یہ محض غلطی بھی ہو سکتی ہے لیکن جہاں تک بھارت کی تاریخ اور ہندو ذہنیت کا تعلق ہے تو ہم سب جانتے ہیں کہ بھارت نے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا، وہ پاکستان کو کسی صورت ایک سلامت، پھلتا پھولتا ملک نہیں دیکھ سکتا لہذا اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ بھارت جان بوجھ کر بھی پاکستان کے خلاف ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ بھارت کا یہ رو یہ محض بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد بھارت کے عزائم کھل کر سامنے آئے ہیں لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کانگریس کا چہرہ بھی بی جے پی سے کم خوفناک نہیں ہے۔ اگر کانگریس پاکستان کے حوالے سے اچھی ذہنیت رکھتی تو اس کے دور میں 1971ء کا سانحہ کیوں پیش آتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1971ء میں ہماری عسکری و سیاسی قیادت کی غلطیاں تھیں لیکن بھارت نے کس طرح اس معاہلے کو اٹھایا اور کس طرح اس نے پاکستان کو دوخت کیا۔ بھارت کو جو اصل مسئلہ ہر وقت درپیش رہتا ہے وہ پاکستان کا قائم رہنا ہے۔ یہ تو اللہ کا فضل اور کرم ہوا کہ پاکستان ایک ایسی ملک بن گیا جس کی وجہ سے بھارت کے مکروہ عزم میں رکاوٹ کھڑی ہو گئی۔ ہمارے ہاں اس طرح کے لوگ بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ پاکستان کو ایسی صلاحیت نہیں حاصل کرنی چاہیے تھی۔ یہ امن کی خلاف ورزی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جن ملکوں کے پاس یہ صلاحیت نہیں

رمضان: گرامپنی رات کو داغ جگر سے نورانی!

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

ہم اللہ کے دین کے کارکن ہیں۔ کائنات میں اللہ کے جنود، اُس کے لشکروں میں سے ہمارا مقام اشرف المخلوقات کا ہے۔ اللہ کے تکوئی بیت انگیز لشکر دنیا میں جا بجا کار فرمادیکھے جاسکتے ہیں۔ طوفانوں، بگولوں کی شکل اختیار کرتی ہوا نہیں، کورونا کے لشکر، بچھرے دریا، سمندری لہریں، قطبی بھنور دو ہزار میل پر محیط قطبین سے اٹھ کر سپر پاؤ رکوزیر کرتے۔

ہمیں رب کے حضور حاضری کی تیاری کرنی ہے۔ رمضان کے ہرے بھرے لدے شجر طیبہ کے نیچے بیٹھ کر یہ کہتے ہوئے: «رَبِّ إِلَيْ لِهَا أَنْزَلْتَ إِلَيْ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٍ۝ (القصص: 24) ”پور دگار! جو خیر بھی تو میری جھولی میں ڈال دے میں اُس کا محتاج ہوں۔“

ہم اُس کے در کے بھکاری ہیں، تقویٰ کی دولت عظمی کے (لعلکم تتقون) ہم طلب گار ہیں کہ رمضان سے لعلکم تشکرون، کا تحفہ ہم پاسکیں۔ ہم قریب و محبوب کا قرب چاہتے ہیں لعلهم یرسدون، میں شامل ہونے کی امید پر۔ فتنہ دجال کی آندھیوں میں رنگ برلنگے داعیوں کے پھندوں سے بچ کر صراطِ مستقیم پر استقامت پاسکیں۔

رمضان کی کہانی میرے اندر کی دنیا اجائے سنوارنے کی ہے۔ میں نے، آپ نے اللہ سے بہ زبانِ اقبال کہا تھا:

اس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اس شے کی نگہبانی!
اللہ رب العزت نے اس کا آسمانی بندوبست کر دیا۔
اس شے کی نگہبانی! پا کیزہ روح، اللہ کی پھونک جسے نورانی ہونا، شفاف رہنا تھا۔ خواہشاتِ نفس کی زور آوری روح کو دبوچ لیتی ہے۔ اللہ نفس کی سرکشی توڑنے کے لیے رمضان کا اہتمام کرتا ہے۔ شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ نفس کی قوت کے منابع پر تالے پڑ جاتے ہیں۔ غذا بند، آرام بند، خواہشات بند۔ بندے کو اللہ کے در پر بٹھادیا جاتا ہے۔ ”جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں۔“ (متقدم علیہ) لگاتار 30 دن صبر، استقامت، ضبطِ نفس، خواہشات رذ کرنے کا عزم، زبان بندی، کانوں، آنکھوں پر حیا کے پھرے، چاق و چوبندگرانی، عقیدہ قرآن سے توحید، رسالت، آخرت۔

تاریکی ڈور کرنے کا ایک اور موقع رب تعالیٰ قریب لار ہے ہیں۔ ((اللَّهُمَّ بارِكْ لِنَا فِي شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ))۔ ہمیں اب سے گناہ، بے پرواہی چھوڑنے کی تیاری کرنی ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان آ کر خود ہی گناہ چھڑادے گا۔ نفسِ امارہ کا گناہ پر مائل کرتے ہوئے حیلہ! ابھی گناہ کرو، رمضان آ کر تقویٰ، پرہیز گاری عطا کر دے گا، پھر نیکی آسان ہوگی۔ چھوٹی موٹی بد پرہیزی سے کچھ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ کریمی سے ہمیں (دنی کا رکنان کو) دینی فہم اور شعور عطا کیا۔ قرآن و سنت سے مسلسل اس کی آبیاری فرمائی۔ روشن دلائل سے حق کی پہچان عطا فرمائی۔ ہمارے پاس آسانی سے گناہ پر مائل ہو جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ترغیباتِ گناہ کی حیثیت بھنجھناتی مکھیوں پھردوں کی سی ہے، جس پر طبیعت گریزاں ہو، گھن کھائے دور ہٹائے، وہاں سے اٹھ جائے، احسنِ مثوابی.... دین کی طالب علمی کا مقام، دین پڑھانے کا ذمہ دارانہ مقام، دعوتِ دین کا کارکن ہونے کا اعزاز۔ سواند کی روشنی ہر لمحہ بڑھانے کی فکر ہو جو اللہ نے دے کر ہمیں زمین پر بھیجا ہے۔

ہر شادی بیاہ پر کھلے عامِ ثوٹی حدود اللہ، اسراف اور نافرمانیوں پیچ گونگے شیطان بن کر دین داروں کا بیٹھ جانا، گناہوں کو جواز دینے اور اپنے خلاف جنت قائم کرنے کے متراff ہے۔ صلدہ رحمی، اللہ کی نافرمانی کے پیچ جا بیٹھنے کا نام نہیں ہے، یہ دین کی تحقیر ہے۔ رمضان کے لیے یکسو، یک رنگِ صبغۃ اللہ میں رنگے جانے کی فکر پہلے سے کرنی ہے۔ «وَمَنْ أَحَسَنْ مِنَ اللَّهِ صِبَاغَةً» (البقرة: 138) ”اللہ کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا!“

تو اے مسافرِ شبِ خود چراغ بن اپنا کر اپنی رات کو داغ جگر سے نورانی!

23 مارچ (1930ء) اقبال کے الہ آباد میں تصویرِ پاکستان سے لے کر 1940ء میں پر عزم قیادت کے قرارداد پاکستان پیش کرنے کا دن ہے۔ مسلم شناخت کے تحفظ کے لیے ایک تاریخِ جغرافیہ بدل دینے والے دن کی یادگار۔ جس کے بعد ہر قدم چیرہ دستِ شمن کے زندگ سے نکل کر بھرت کی خونپکاں داستان مرتب ہوئی۔ عزم واستقلال، تجھتی اتفاق و اتحاد کا دن آج 2022ء تک پہنچتے سیرت و کردار کے بدترین بحران کا منہ دیکھ رہا ہے۔ انتشار و افتراق، اخلاقی اقدار کے زوال کی آئینہ دار سیاسی صورت حال! یہ سیاست ہی کی ابتری نہیں، من حیثِ القوم ہماری شامتِ اعمال ہے جو عفو طلب ہے۔ جس رب سے کلمے کے وعدے پر یہ ملک مجرمے کے طور پر حاصل کیا تھا اُسی کی طرف پلٹنے کا وقت ہے۔ اُس کے در پر گڑگڑا نے کی ایک اور مہلت صورتِ رمضان ہمیں عطا ہونے کو ہے۔ پورے شعور اور احساسِ زیاد کے ساتھ آئیے، رحمتِ مغفرت اور نجاتِ عظمی کے اس مبارک مہینے پر ہمہ تن متوجہ ہو جائیں۔ ع

کہ ہرا ہو تیرا گلشن، میں وہ سیلِ اشک لاوں!
اللہ تعالیٰ قرآن میں پکارتا ہے: ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کے حضور توبہ کرو، خالص توبہ، بعيد نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور ان لوگوں کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں زسوانہ کرے گا۔ اُن کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے درگز رفرما، بالیقین تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“ (التحريم: 8)

اللہ تعالیٰ کی جناب میں سچی توبہ کرنے، مغفرت پانے، روح کا نور پانے، بڑھانے، آخرت کے دن کی

یوں سمجھیے کہ یہ ساری خوبیاں روح میں انڈیل کر 30 دن یکسوئی سے پھینٹی جاتی ہیں، تو نور بھر اتنوی برآمد ہوتا ہے جو رمضان کا حاصل ہے۔ 30 دن آغوش صدف میں مقید ہو کر اب بھار (رمضان: نیکیوں کا موسم بھار) کا قطرہ گہر پارہ بن کر نکل سکتا ہے، اگر اس قید کو لا گو کر لے! رمضان میں پوری یکسوئی اور استقامت سے خود پر دگی اسے گوہر صفت بنادیتی ہے۔ ورنہ مٹی میں مل کر قطرہ ضائع ہو جاتا ہے۔

آغوش صدف جس کے مقدار میں نہیں ہے وہ قطرہ نیساں کبھی بنا نہیں گوہر! شرط یہی ہے، ایسا نہ ہو کہ 30 دن نکل نکل کر دنیا دارانہ مشاغل، مخلوط افطار پارٹیاں، دن بھر خواہشاتِ نفس کو رو تے (Colic) بچ کی طرح بہلانا، شام کو صبر کے سارے بند توڑ کر اس کی اشتہا پوری کرنا، خوردنوں کے غلام بن کر! بنی اسرائیل کی طرح، جنہیں جب خیر امت بنایا گیا تو وہ ذائقوں کی فریاد کرتے رہے۔ ساگ، بھات، دال، پیاز، ہسن۔ روزے 20 سال ہم نے بھی رکھے، طالبان نے بھی فاقہ کشی کے عالم میں، برستے بھوں کے نیچ۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ تم اپنا ایک قدم خواہشاتِ نفس پر رکھو، تمہارا دوسرا قدم اللہ کے صحن میں ہو گا۔ جس کی کہانی سورۃ الصافات میں (آیت 172 تا 182) پڑھ لیجیے۔ منصور و مظفر لشکر عذاب بن کران کے صحن میں اترا جو اسلام کا چہرہ بد لئے بلکہ اسے مٹانے کے عزم لیے آئے تھے۔ فسائد صباح المُنذَرِین... (15 تا 31 اگست 2021ء کے مناظر کابل ایئر پورٹ پر) یہ روحانی قوت رمضان ہی کے تھائے میں سے ہے۔ مسلسل 20 سالہ ریاضت۔ اسی روزے سے فرد پر اللہ کی حکمرانی قائم ہوتی ہے۔ الالہ الخلق والامر۔۔۔ دین قائم کرنا اپنی ذات پر۔ پھر جسم کی مملکت پر خودی کی خلافت قائم کرنے میں کامیاب ہو جانے والے ہی بالآخر "لیظہرہ علی الدین کلہ" کا نبوی مشن بھانے کے اہل ہوتے ہیں۔

تبديلی ایڈریس حلقة اسلام آباد

حلقة اسلام آباد کا ففتر 8-G سے اس پتے منتقل ہو گیا ہے: مکان نمبر 31، سلطان سٹریٹ نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ سکیم، آئی 4/8، اسلام آباد، فون: 051-2751014۔ اب ہر قسم کی خط و کتابت درج بالا پتے پر کی جائے۔

روح الائمه کی معیت میں گاروان نبویت صلی اللہ علیہ وسلم کا محضر تعارف

پروفیسر محمد یونس جنوجوہ

دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں لکھنے والوں میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم مصنفوں بھی ہیں۔ ڈاکٹر تنیم احمد صاحب کی یہ کتاب سیرت کی کتابوں میں بلند پایہ اضافہ ہے۔ یہ کتاب 13 جلدیوں پر مشتمل ہے جس کو مرتب کرنے میں سالہا سال کی محنت شاقد اور تحقیق کا جذبہ نظر آ رہا ہے۔

یہ کتاب عام انداز سے ہٹ کر لکھی گئی ہے، کیونکہ اکثر کتب میں حالات کی ترتیب اس انداز سے ہے کہ پیدائش سے وفات تک پیش آنے والے واقعات درج کرنے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا تذکرہ ہے۔ مگر یہ کتاب نزول قرآن مجید کے پس منظر میں لکھی گئی حیات طیبہ کی رواداد ہے۔ اس کتاب میں زرالا، انوکھا اور بے مثال انداز اختیار کیا گیا ہے۔ بلا مبالغہ سیرت پر یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ قاری اس کا مطالعہ کرتے ہوئے حیرت و استجابت میں ڈوب جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو نزول قرآن کے پس منظر میں قلم بند کر کے مصنفوں نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔

اس کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیرت کو وحی کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کا پس منظر خوب واضح کیا گیا ہے۔ وحی کی آمد کے ساتھ حالات و واقعات کو مر بوٹ کیا گیا ہے۔ جوں جوں جبریل امین وحی لے کر آتے اس کے اثرات اور ان پر عمل کا انداز منفرد طریقے سے درج کیا گیا ہے۔

اگرچہ یہ کتاب ضخیم ہو گئی ہے لیکن اس کا انداز اس قدر پر کشش ہے کہ اس کو پڑھنے والا گھنٹوں اس کا مطالعہ کرے تو اسے تکان نہیں ہوتی۔ یہ کتاب حال ہی میں مکمل ہوئی ہے اور اب باذوق قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے ابھی یہ مخصوص بک شاپ سے ہی مل سکتی ہے۔ عنقریب یہ کتاب مکتبہ خدام القرآن 36 کے ماذل ٹاؤن سے بھی مل سکے گی۔

تاہم مصنف سے براہ راست بھی منگوائی جاسکتی ہے۔ مصنف کا ایڈریس اس طرح ہے:

پروفیسر ڈاکٹر تنیم احمد، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ مدیر مکتبہ دعوة الحق، ایچ۔ 4 ارم ہائیس، گلستان جوہر،

بلک 13، کراچی 75290 فون: 0314-2120868



إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ إِلَيْهِ الْمُتَحَمِّلُونَ دعائے مغفرت

☆ حلقة سرگودھا، جھنگ کے نقیب محمد یعقوب وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0301-4816912

☆ حلقة فیصل آباد کے منفرد مبتدی رفیق اسلام آفتاب وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-0308231

☆ دفتر حلقة فیصل آباد میں کمپیوٹر آپریٹر و مبتدی رفیق سفیان کی بیٹی وفات پا گئی۔

برائے تعزیت: 0349-7345014

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَادْخِلْهُمَا فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَسِيرًا

رمضان المبارک کا استقبال اور حماری ذمہ داری

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

کر سکتے ہو، اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتے وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کا سوال کرو اور دوزخ سے پناہ مانگو، اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پانی سے سیراب کرے اس کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض (کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

(صحیح ابن خزیمہ شعبہ الایمان للنبیقی)

خطبہ نبوی کی جملکلیاں:

رمضان المبارک کی آمد سے قبل نبی کریم ﷺ نے یہ خطبہ دیا اور اس کے ذریعہ آپؐ نے درحقیقت صحابہ کرام ﷺ کو استقبالی رمضان کا حقیقی تصور پیش کیا اور رمضان المبارک کی نہ صرف اہمیت اور فضیلت بیان کی بلکہ حقیقی استقبال کی فکرتوں کو بیدار کیا اور رمضان المبارک کے لیے ہمہ تن تیار رہنے اور اس کے لیے اپنے معمولات میں ان تمام چیزوں کو داخل کرنے کی تعلیم دی جس مقصد کے لیے رمضان آتا ہے، عبادت تو ایک مسلمان سال بھرا پنی بساط بھر کرتا ہے لیکن رمضان المبارک چونکہ خالصتاً عبادتوں کا موسم اور نیکیوں کا سیزن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عبادتوں کے اجر و ثواب میں اضافہ اور زیادتی کی جاتی ہے، نوافل کو فرض کا ثواب اور فرائض کا ثواب ستر درجہ بڑھادیا جاتا ہے اس کو بیان کیا اور ایمان والوں کے ذہن و دل میں یہ بات بٹھادی کہ رمضان المبارک کے استقبال کے لیے اپنے آپ کو عبادت کے لیے فارغ کرنا اور طاعات میں سرگردان ہو جانا ضروری ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے استقبالی رمضان کے موقع پر حضرات صحابہ کرام ﷺ کو فرمایا کہ یہ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے، بدنبال عبادتوں کے لیے تیار ہونے کے ساتھ ساتھ، ایثار و ہمدردی کے خواہید جذبات کو بھی بیدار کرنا اور انسانوں کی خیرخواہی والی صفات سے بھی آرستہ ہونے کی آپ نے تلقین فرمائی، اس کے لیے آپ ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کے استفسار پر طریقہ بھی بتا دیا کہ اس عمل کو انجام دینے کے لیے کوئی لمبی چوڑی دعوت ضروری نہیں بلکہ ایک کھجور، لی یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو لیکن مسلمان کو اس را بھی نیکیاں کرنا اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے

بہت جلد نیکیوں کا موسم بہار ماہِ رمضان المبارک ہم شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پرسا یہ فکن ہونے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں ایک خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظمت والا مہینہ جلوہ گر ہونے والا ہے، عبادت اور اطاعت کا اور برکت والا مہینہ سایہ فکن ہو رہا ہے اس مہینے میں ایک رات نورانی ماحول چھانے والا ہے، رمضان المبارک مہمان بن کر آتا ہے اور اس کا اکرام کرنے والے اور قدر دانی کرنے والے کو انعامات الہی سے نواز کر جاتا ہے، اسی لیے اس مہینے کی آمد کا انتظار ہر مسلمان کو رہتا ہے، اور جس کی آمد سے ہر ایک کو بے پناہ خوشی و مسرت ہوتی ہے اور ممکن بھر اس کی قدر دانی کی فکر لاحق ہوتی ہے اس مہینہ کا انتظار خود نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسی مہینے کا انتظار کر رہا ہے۔ اے اللہ! کو رہتا اور آپ رجب کے مہینہ سے اپنی دعاوں میں اس کا اضافہ فرماتے کہ: ((اَللّٰهُمَّ بارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) (مند احمد) ”اے اللہ! شعبان وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ“ (مند احمد) ”اے اللہ! ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکت عطا فرمایا اور رمضان کے مہینہ تک ہمیں پہنچا۔“

آپ ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِي لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِنِ وَتَسْلِمْنِهِ مِنْتَ مُتَقَبِّلًا)) (الدعاء للطبراني) ”اے اللہ! اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ مجھے رمضان کے لیے اور رمضان کو میرے لیے صحیح سالم روزہ دار کے ثواب میں کمی کی جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں ہر ایک کو تو افطار کرانے کا ذریعہ بنادیجئے۔“ رمضان المبارک کے پیش نظر آپ ﷺ نے اس میں اضافہ کر دیا ہے اور اس کے لیے شعبان کے مہینہ میں عبادتوں کا اہتمام دیگر مہینوں کے مقابلے میں زیادہ فرماتے اور رمضان المبارک کی تیاری کا عملی نمونہ پیش فرماتے۔ نبی کریم ﷺ نے اس مہینے کی عظمت اور اہمیت ہی کی بنیاد پر اس کی آمد سے پہلے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اس مبارک مہینہ کا پہلا حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے، اور آخری حصہ دوزخ فرمکر اس کی فضیلت بیان کی اور اس کی خصوصیتوں کو بیان و خادم کے کام میں ہلاکا پن اور کمی کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی عظمت کے آخری ایام میں حضرات صحابہ کرام ﷺ کو جمع کی آگ سے آزادی ہے۔ جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام دے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا، اور اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو جن مغفرت فرمادے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا، اور اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو جن میں دو چیزیں ایسی ہیں جس کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

خطبہ نبوی ﷺ:

آمادہ ہونا ضروری ہے، تبھی جا کر وہ رمضان المبارک کی حقیقی قدردانی کرنے والا شمار ہوگا۔ روزہ انسان کی اس سلسلہ میں بہترین تربیت کرتا ہے اور حقیقی روزہ دار ایثار و ہمدردی سے مزین ہوگا اور اسے سارے انسانوں کے تین ہمدردی پیدا ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کی تربیت کا ہے کیونکہ اس میں روزہ کی شکل مسلمان لمبے وقت کے لیے اپنے تقاضوں اور خواہشات کو قربان کرتا ہے اور رضائے الہی کے حصول کے لیے حلال و جائز چیزوں کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ اس کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برداشت و تحمل کے مزاج کو حاصل کرنے کی تعلیم دی کہ جس کے بغیر اس عظیم عبادت کی انجام دہی دشوار ہو جاتی ہے۔

اس خطبہ کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اہم چیز کی طرف توجہ دلائی اور رمضان المبارک میں اس کے حصول کو ضروری قرار دیا اور یہ سکھایا کہ رمضان المبارک کے باہر کرت اوقات کو اور قیمتی لمحات کو ان چیزوں کی طلب اور دعا میں میں گزارنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ماہ مبارک میں دو چیزیں ایسی ہیں کہ اس کی ضرورت سے کوئی بندہ مستغفی نہیں، ہر ایک اس کا حاجت مند اور طلب گار ہے ان میں سے ایک جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ کی دعا نہیں اور اتحاد نہیں ہیں، رمضان کے مبارک ماحول میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (کنز العمال)

استقبالِ رمضان اور اعمال کی فکر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی بعض خطبات آمدِ رمضان سے قبل دیے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز میں رمضان المبارک کی عظمت کو بیان کیا اور اس کی قدردانی کی بھر پور رغبت دلائی۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آرہا ہے پس تم اس کے لیے تیاری کرو اور اپنی نیتوں کو صحیح کرو اور اس کا احترام اور تعظیم کرو، اس لیے کہ اس مہینہ کا احترام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت عظیم احترام والی چیزوں میں سے ہے، لہذا اس کی بے حرمتی مت کرو، اس لیے کہ اس مہینہ میں نیکیوں اور برائیوں دونوں (جزاء و سزا) کی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (کنز العمال)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں احترامِ رمضان کی شدید ضرورت کو بیان کیا، ہمارے ذہنوں میں یہ بات تو ہے کہ اس میں نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھادیا جاتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس عظیم مہینہ میں اگر نافرمانی کی جائے اور شریعت کی تعلیمات کی مخالفت کی جائے تو سزا میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو اپنے اعمال کی فکر میں رہنے اور بے احترامی والے کاموں سے احتراز کرنے کی تاکید کی۔

اهتمامِ رمضان اور اکابرین:

رمضان المبارک کا استقبال اور اس کی آمد سے قبل اس کی حقیقی تیاریوں کا اهتمام بزرگانِ دین میں خاص طور پر پایا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس انداز میں صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق اور جذبات کو پروان چڑھایا، اس کے اثرات امت میں پے در پے منتقل ہوتے گئے اور امت کے صلحاء اور اتقیاء نے اپنے ظرف کے مطابق اس مبارک مہینہ کی قدردانی کر کے ایک عملی نمونہ انسانوں کو دیا۔

خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی حقیقت بھی بیان کر دی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی تقسیم کے انداز سے بھی آگاہ آمدِ رمضان سے پہلے ہی وہ اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لے

کر اپنے اوقات کو فارغ کر لیتے تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں گزرے اور پورے شوق و انبہاک کے ساتھ اعمال کو انجام دیا جاسکے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ لکھتے ہیں کہ: ”حضرت مولانا شاہ عبدالرجیم رائے پوریؒ کے یہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن و رات تلاوت ہی کا ہوتا تھا کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارا نہ تھی، بعض مخصوص خدام کو صرف اتنی اجازت تھی کہ تراویح کے بعد جتنی دیر سادی چائے کے ایک دو فنجان نوش فرمائیں اتنی دیر حاضر خدمت ہو جایا کریں۔“ (فضائلِ رمضان: 7)

ماضی قریب کے اکثر بزرگانِ دین اور اکابرین کی رمضان المبارک میں مولانا کی خاص حالت ہوتی تھی اور دن رات عبادتِ خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا، دن کو لیٹتے اور آرام فرماتے لیکن رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزار دیتے۔ (اکابر کا رمضان)

ماضی قریب کے اکثر بزرگانِ دین اور اکابرین کی رمضان المبارک میں یہی کیفیت ہوتی وہ مکمل خود کو فارغ کر لیتے اور دل و جان سے عبادات و طاعات میں مشغول ہو جاتے۔ اس طرح ان حضرات نے رمضان المبارک کی قدر کی اور نیکیوں سے دامن کو بھرا اور انعاماتِ الہی کے حق دار بن کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

استقبالِ رمضان اور نظامِ الاعوام:

استقبالِ رمضان صرف یہی نہیں ہے کہ چند جلسے سن لیئے اور کچھ بیانات میں شرکت ہو گئی بلکہ رمضان المبارک کا حقیقی استقبال یہ ہے کہ اس آنے والے مبارک مہینے کے لیے اپنے روز کے نظامِ العمل میں کچھ تبدیلی لائیں، مصروفیات اور مشغولیات سے وقت کو فارغ کرنے کا نظم بنائے، کیونکہ دنیا میں کوئی کام بغیر نظامِ العمل کے بحسن و خوبی پائے تکمیل کو نہیں پہنچتا تو عبادات کا نظام بغیر نظم و ضبط کے کیسے قابو میں آسکتا ہے؟ اس لیے اس کے واسطے ہر مسلمان کو رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی اپنے معمولات کا ایک جائزہ لینا ضروری ہے، اور لا یعنی وفضول کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے رمضان المبارک کا نظامِ العمل ترتیب دینا چاہیے تاکہ سلیقہ وہوں کے ساتھ وقت کی رعایت و پابندی کے ساتھ رمضان المبارک کو گزارا جائے اور عبادتیں انجام دی جائیں۔ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ: میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع عوثمیہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا استقبال اور اس کی تیاری یہ ہے کہ انسان پہلے یہ سوچے کہ میں اپنے روزمرہ کے کاموں

- تمہارے لئے دعائے رحمت کریں۔“
- ☆ روزہ کی حالت میں مسوک کرنا سنت سے ثابت ہے۔ (صحیح بخاری)
- ☆ آنکھ میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (صحیح بخاری)
- ☆ ناک میں دواڑا لئے سے دوا حلق میں یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (صحیح بخاری)
- ☆ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلپی کر سکتا ہے۔ (ابوداؤد)
- ☆ روزے کی حالت میں وضو کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ حلق تک پہنچنے کا ندیشہ ہو جائز نہیں۔
- ☆ نکسیر، استخاضہ اور اس جیسا دوسرا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف حیض و نفاس کے خون سے روزہ ٹوٹے گا خواہ دن کے کسی حصے میں ہو۔ (بخاری)
- ☆ روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے جاسکتے ہیں۔ (بخاری)
- ☆ عمائدۃ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ کسی کو خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ابوداؤد)
- ☆ بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں، طریقہ یہ ہے کہ زبان کے کنارے پر رکھ کر چکھیں، حلق تک نہ جانے دیں۔ (بخاری)
- ☆ ایسا انگشن جو بطور دوالگوایا جائے اور وہ کھانے پینے یا گذا کا بدل نہ ہو، بطور علاج مریض کے پھے یا نس میں لگایا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- ☆ بھول کر کھاپی لیں تو روزہ صحیح ہوگا لیکن یاد آتے ہی فوراً پاتھر روک لینا واجب ہے، حتیٰ کہ منہ کا لقہ یا گھونٹ بھی اُگل دینا ضروری ہے۔ (بخاری)
- ☆ جس نے جان بوجھ کر کھاپی لیا اس پر کفارہ اور روزے کی قضاوا جب ہے۔
- ☆ روزہ میں تھوک نکلنے میں کوئی مضاائقہ نہیں۔ (بخاری)
- ☆ دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، مگر خون نکلنے سے پرہیز کریں۔
- ☆ روزہ دار کو خوشبو لگانا اور سونگھنا جائز ہے۔
- ☆ روزہ دار روزہ کی حالت میں بغلوں اور زیر ناف بال صاف کر سکتا ہے۔
- ☆ جو شخص بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے صحت کی امید نہیں روزہ نہ رکھ سکے تو وہ ہر دن کے بد لے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔ (دارقطنی)
- ☆ جو شخص بیمار تھا پھر شفا یاب ہو گیا۔ قضا کی طاقت
- رکھتے ہوئے بھی قضانہ کی اور موت آگئی تو اس کے قضا روزوں کا فدیہ اس کے وارثوں کے ذمے ہے۔ (متفق علیہ)
- ☆ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو روزہ نہ رکھے، البتہ فوت شدہ روزوں کی قضاوا جب ہو گی۔ (متفق علیہ)
- ☆ مسافر کے لیے مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے لیکن بحالت سفر روزہ رکھ لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ سفر کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہیں۔ البتہ گرمی کی شدت اور مشقت دو چند ہو تو مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا متعین ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)
- ☆ رمضان میں روزہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کر لے تو بیوی کا روزہ صحیح ہوگا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، البتہ شوہر گناہ گار ہوگا، نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضا اور کفارہ لازم ہوگا۔ کفارہ کے لیے وہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے روزے رکھے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو سانچھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (متفق علیہ)
- ☆ ذہن میں شہوت کا تصور کیا اور منی خارج ہو گئی یا سوتے میں احتلام ہو گیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (بخاری)
- ☆ مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (غلبة شہوت کی وجہ سے نکلنے والے سفید لیس دار مادہ کو مذی کہتے ہیں) (بخاری)
- ☆ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس کا دہرانا مسنون ہے۔ (متفق علیہ)
- ☆ رمضان میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (متفق علیہ)
- ☆ رمضان کے آخری دس دنوں میں اپنے اہل و عیال مقاصد
- ◆ شادی بیوی کی رسومات سے خلافات کے خاتمے کی کوشش اور اسلامی تعلیمات کے تحت آسان نکاح با برکت نکاح کی آگاہی۔
- ◆ زوجین کے ایک دوسرے کے حقوق کے متعلق رابطہ۔
- ◆ معاشرے میں خاص کر نوجوان نسل میں دینی ہمسفر کی اہمیت کو جاگر کرنا۔
- ◆ اسلامی اقدار کے عین مطابق معاشرے کی تشکیل نو۔
- ◆ والدین کی ذہن سازی تاکہ وہ اپنے بچوں کی وقت پر شادیوں کے لئے فکرمند ہوں۔

المؤبد میر ج لنک نکام آسان تحریک

مقاصد

— سوچ بد لیں، معاشرہ بد لیں۔

- ◆ اسلامی اقدار کے عین مطابق معاشرے کی تشکیل نو۔
- ◆ والدین کی ذہن سازی تاکہ وہ اپنے بچوں کی وقت پر شادیوں کے لئے فکرمند ہوں۔
- ◆ معاشرے میں خاص کر نوجوان نسل میں دینی ہمسفر کی اہمیت کو جاگر کرنا۔
- ◆ شادی بیوی کی رسومات سے خلافات کے خاتمے کی کوشش اور اسلامی تعلیمات کے تحت آسان نکاح با برکت نکاح کی آگاہی۔
- ◆ زوجین کے ایک دوسرے کے حقوق کے متعلق رابطہ۔
- ◆ معاشرے میں خاص کر نوجوان نسل میں دینی ہمسفر کی اہمیت کو جاگر کرنا۔

0324-4492929

آفس نمبر 04 فورست فلورا مان برجس سٹریٹ ہریاناون لاہور

آپ کے من پسند ہر برادری کے بہترین معیاری رشتے
اب فوری طور پر آپ کی پہنچ میں

مادر مظاہن المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیر انتظام ملک بھرمیں

دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة فیصل آباد

درس	مقام
ڈاکٹر عبدالسیع	قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 مدینہ ناؤن کینال روڈ فیصل آباد 0333-6535344
فیضان حسن جاوید	سیون سیز بینکویٹ بال مقابل حمید پیلس گیٹ چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد 3007260041
عبداللہ ابراہیم	قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی 2 ٹوب روڈ جنگ صدر 3336729758
عبداللہ اسماعیل	رائل مارکی دارالسکینہ گوجرہ روڈ جنگ
محمد رشید عمر	رجمن مسجد جھرہ روڈ بال مقابل میں بازار منصور آباد فیصل آباد 0300-7997862
فیصل افضل	المهدی مسجد گل نمبر 11 احمد آباد نزد گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد 3339925303
ویڈیو پیچربانی محترم	نزد بڑی مسجد گونہ شرقی ملت روڈ فیصل آباد 0300-0667103
ویڈیو پیچربانی محترم	379 سی ملت ناؤن فیصل آباد 3046674258
ویڈیو پیچربانی محترم	پی-17 زینت بلاک مسلم ناؤن فیصل آباد 3007910736
ویڈیو پیچربانی محترم	پی-161 سی بلاک، نزد فرید یہ چوک، غلام محمد آباد فیصل آباد 3007607672
ویڈیو پیچربانی محترم	طارق روڈ قائم پورہ بال مقابل انبارہ سویٹس فیصل آباد 3040822527
ویڈیو پیچربانی محترم	دفتر تنظیم اسلامی علی ناؤن جزاں نوالہ روڈ فیصل آباد 3335772414

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة لاہور شرقی

درس	مقام
ڈاکٹر عثمان خالد	مرکز نور اسپیل نادر آباد لاہور کینٹ، لاہور کینٹ 0324-4266470
شہباز احمد شیخ	سبحان شاد باغ، شمالی لاہور 0334-4216116
ڈاکٹر حسیب اسلم	شالیمار میرج گارڈن باغبانپورہ، گردھی شاہو 0334-4336130
نعمم اختر عدنان	مسجد نور الحمدی فیروز والا، شاہدرہ 0314-4075722
شیر افغان	نو محل بینکویٹ ہال، فیروز پور روڈ 0321-8477002
اعجاز لطیف	سدابہار مارکی غازی روڈ، ڈی ایچ اے 0300-8450098

خلاصہ مضمومین قرآن، لاہور شرقی

درس	مقام
مجیب الرحمن	جامع مسجد عبید الرحمن اردو بازار، اندرون شہر 0322-4288073
شکلیل احمد	مسجد تاج آر کینڈ جیل روڈ، اندرون شہر 0322-4288073
اقبال کمال	مسجد ذیرہ چاہل، لاہور کینٹ 0321-4266470

خلاصہ مضمایں قرآن، حلقة فیصل آباد

مدرس	مقام
پروفیسر خلیل الرحمن	طوبی مسجد شالیمار ناؤن گوجرد روڈ ٹو بہٹک سنگھ 3046836071
محمد فرقان اقبال	سمن آباد فیصل آباد 3344055563
ڈاکٹر غلام دشیر	قباء مسجد نزد دشیر ہسپتال نکانہ روڈ شاہ کوٹ 0321-7642815
عبد الرزاق	اتفاق مسجد مدینہ ناؤن فیصل آباد 3216698832
عدنان نوشیر	عثمانیہ مسجد علی ناؤن سرگودھا روڈ فیصل آباد 0321-7975653

خلاصہ مضمایں قرآن، حلقة پنجاب جنوبی

مدرس	مقام
انجینئر عثمان صابر	نور چہاں میرج کلب، شالیمار کالونی، بوسن روڈ، ملتان، ملتان شمالی 0322-6187858
رجب علی	ایک میناروالی مسجد پل شوالہ محلہ فرید آباد ملتان، ملتان شہر 0322-6187858
محمد اسد انصاری	جامع مسجد سلطان گھی مل / جامع مسجد امیر معاویہ وہاڑی روڈ ملتان، ممتاز آباد 0322-6187858
محمد آصف	جامع مسجد بلاں نزد یونین کوسل دفتردارہ بستی ٹمبر مارکیٹ وہاڑی روڈ ملتان، ممتاز آباد 0322-6187858
محمد افضل حق	جامع مسجد حسین زین بلاک شاہ رکن عالم کالونی ملتان، نیو ملتان 0322-6187858
ملک ندیم	سکول، بہاولپور NEXUS، بہاولپور 0322-6187858
عبدالحکیم ربانی	جامع مسجد اکبر کالونی، بہاولپور، بہاولپور 0322-6187858
غلام مصطفیٰ ذکریا	جامع مسجد مرکز تنظیم اسلامی بہاولپور، بہاولپور 0322-6187858
صادق علی چودھری	جامع مسجد ہاؤ سنگ کالونی لیہ، لیہ 0322-6187858
علی عمران	ڈاکٹر عبد السجیان ہومیو پیٹھک کالج، ماڈل ناؤن، ڈی- جی خان، ڈیرہ غازی خان 0322-6187858
محمد اقبال	جامع مسجد امام بخاری بدھلہ سنت، بدھلہ سنت 0322-6187858

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة کراچی وسطی

مدرس	مقام
انجینئر سید نعمان اختر	عسکری 4، گلستان جوہر کراچی The Venue Banquet، راشد منہاس روڈ، متصل 0333-2722649

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة گوجرانوالہ

مدرس	مقام
علی جنید میر	مسجد نمرہ سوئی گیس لنک روڈ گوجرانوالہ، حلقة گوجرانوالہ 0334-4600937
محمد عبدالرحمٰن	مسجد تقویٰ مرکز تنظیم اسلامی متصل پولیس چوکی گرین ناؤن گجرات، گجرات تنظیم 0300-6226033
بذریعہ ویدیو	مسجد المصطفیٰ مرکز تنظیم اسلامی گھنیاں روڈ پھالیہ، منڈی بہاؤ الدین تنظیم 0336-9068600
محمد نعیم صدر بھٹہ	مسجد احیائے دین ہنڑ پورہ روڈ سیالکوٹ، سیالکوٹ تنظیم 0333-8707374
مبشر ریاض	ڈسکہ شہر، ڈسکہ تنظیم 0345-6867123
ویدیو پروگرام	جاکے چیمہ، ڈسکہ تنظیم 0300-6407540
بذریعہ ویدیو	جامع مسجد الحمدی چک دادن، سرفراز چیمہ 0343-6019238

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة پنجاب جنوبی

مدرس	مقام
ڈاکٹر محمد طاہر خان	قرآن اکیڈمی 25 آفیسرز کالونی بوسن روڈ ملتان، ملتان شمالی 0322-6187858
مرزا قمر ریس	راجستھان میرج کلب ممتاز آباد وہاڑی روڈ ملتان، ممتاز آباد 0322-6187858
محمد شہریار خان	آئینڈیل مارکی طارق روڈ ملتان، ملتان غربی 0322-6187858
محمد سلیم اختر	جامع مسجد قرطبا گارڈن ناؤن شیرشاہ روڈ ملتان، ملتان کینٹ 0322-6187858
محمد عرفان بٹ	مسجد ہاجرہ یاسین نزد گجرہ ٹول ناؤن والی گلی بی سی جی چوک وہاڑی روڈ ملتان، نیو ملتان 0322-6187858

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

**SUGAR FREE
COUGH
SYRUP**

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ٹرین

کھانسی کا شربت
شوگرفی

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
پکساں مفید

